بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۸۳۵

اَلْفَضْلُ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ — عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم یکشنبہ

جلد ۳۲ | ۲۳ ماہ شہادت ۱۳۲۳ھش | ۲۹ ربیع الثانی ۱۳۶۳ھ | ۲۳ اپریل ۱۹۴۴ء | نمبر ۹۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۲ ماہ شہادت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ½ ۹ بجے صبح کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ کل دہلی سے واپسی پر گاڑی میں حضور کو اسہال اور درد شکم کی تکلیف ہو گئی جو دن میں خدا تعالیٰ کے فضل سے کم ہو گئی لیکن بعد نماز جمعہ حرارت اور غنودگی سی رہی۔ اس وقت طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی ہنوز دہلی میں ہیں۔ مکرم میاں عبدالرحیم احمد صاحب بھی وہیں ہیں۔ احباب انکی صحت کے لئے بھی دعا فرماتے رہیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو سر اور تمام جسم میں درد کی شکایت ہے احباب صحت کیلئے دعا فرمائیں۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی طبیعت تا حال ناساز ہے۔ روزانہ بخار ہو جاتا ہے احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں — سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ...

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۹ ربیع الثانی ۱۳۶۳ھ

دہلی میں فتنہ پردازوں کی شدید سنگباری اور خونریزی کے دوران میں جماعت احمدیہ کا جلسہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے علماء کو دعوت اور چیلنج

۱۶ اپریل دہلی کے جلسہ میں جب صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب نے جلسہ کے افتتاح کے طور پر قرآن کریم کی تلاوت شروع کی۔ تو ایک گروہ نے جو بڑے دروازے کے سامنے کھڑا تھا۔ شور مچانے اور گالیاں دیتے ہوئے مداخلت شروع کر دی۔ جسے روک کر شور کرنے والوں کو باہر نکال دیا گیا۔ اس وقت جبکہ شور ہوا۔ تو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی جماعت کے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ تم میں سے خواہ کسی کو کوئی مارے اور پیٹے۔ اپنی جگہ سے کوئی نہ ہلے۔ ہماری جماعت کے سب دوست بیٹھ جائیں۔ اور اگر کوئی باہر گئے ہوں۔ تو واپس آ جائیں۔ خواہ ان کو کوئی مارے اور پیٹے وہ کوئی جواب نہ دیں۔

اس کے بعد کچھ دیر تک خاموشی رہی۔ اس وقت پہلے جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد نے مصلح موعود کی پیشگوئی کے متعلق مختصر تقریر کی۔ پھر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تقریر شروع فرمائی۔ مگر حضور کے تقریر فرمانے کے دوران میں جلسہ گاہ کے اردگرد کبھی بالکل قریب اور کبھی ذرا ہٹ کر وہ لوگ جو جلسہ درہم برہم کرنے کے لئے آئے تھے شور مچاتے اور گالیاں دیتے رہے۔ آخر جب یہ فتنہ پرداز گروہ خواتین کے مجمع کی طرف بڑھا۔ اور سخت خطرہ پیدا ہو گیا۔ کہ حملہ کر دے گا تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی جماعت کے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔ عورتوں کی حفاظت کے لئے ایک سو آدمی چلے جائیں۔ باقی سب بیٹھے رہیں۔ یہ شور مچانے والے لوگ اگر عورتوں پر حملہ کریں۔ تو ان کو دکھا دو۔ کہ احمدی اس طرح مقابلہ کرتے اور اس طرح اپنے ننگ و ناموس کی حفاظت کرتے ہیں۔ اگر تم میں سے کوئی کمزور دل ہو۔ تو وہ نہ جائے اس کی جگہ میں جانے کے لئے تیار ہوں۔

اس پر ایک معمر دوست ملک حسن محمد صاحب نے جوش سے کانپتے ہوئے عرض کیا۔ حضور جب تک ہم زندہ ہیں۔ حضور کس طرح جا سکتے ہیں۔ دشمن ہماری ہڈیاں تک پیس کر رکھ دیگا۔ تب حضور جا سکیں گے۔

حضور نے حاضرین کو مخاطب کر کے فرمایا۔ یہ لوگ جو شور مچا رہے ہیں۔ اور گالیاں دے رہے ہیں۔ یہ بھی میری صداقت کی ایک دلیل پیش کر رہے ہیں۔ بھلا جھوٹ سے بھی کوئی ڈرتا ہے اور جھوٹ کبھی غالب آ سکتا ہے؟ لوگ ڈرتے اُسی سے ہیں۔ جس کے متعلق سمجھتے ہیں۔ کہ حقیقی طاقت اس کے پاس ہے اور وہ غالب آ جائے گا۔ ہم وہ باتیں سننے کیلئے تیار ہیں۔ جو یہ لوگ تہذیب و شرافت سے سنائیں۔ یہ ہماری باتیں سننے سے لوگوں کو روکتے ہیں۔ مگر میں ان مولویوں سے کہتا ہوں۔ کہ وہ آئیں۔ ہمارے ہاں قادیان میں آئیں۔ اور ہمیں اپنی باتیں تہذیب کو مدنظر رکھتے ہوئے سنائیں۔ ہم اُن کی باتیں سننے سے لوگوں کو منع نہیں کریں گے۔ بلکہ اُنہیں جمع کر دیں گے۔ اور ان علماء کا سب خرچ بھی میں دوں گا۔

اس کے بعد حضور نے فرمایا۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی جس پیشگوئی کے پورے ہونے کا ذکر میں اس وقت کرنا چاہتا ہوں اور جو مصلح موعود کے متعلق ہے۔ اس میں ایک علامت یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ وہ ظاہری و باطنی علوم سے پُر کیا جائے گا۔ اور یہ ایسی صاف اور واضح علامت ہے۔ کہ اسے بآسانی معلوم کیا جا سکتا ہے۔ میں جسے خدا تعالیٰ نے اس پیشگوئی کا مصداق قرار دیا ہے۔ تمام علماء کو چیلنج دیتا ہوں۔ کہ میرے مقابلہ میں قرآن کریم کے کسی مقام کی تفسیر لکھیں۔ اور جتنے لوگوں سے اور جتنی تفسیروں سے چاہیں مدد لے لیں۔ مگر خدا کے فضل سے پھر بھی مجھے فتح حاصل ہو گی۔

حضور کی یہ تقریر انشاء اللہ جب مفصل شائع ہو گی۔ تو حق پسند اصحاب دیکھ سکیں گے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے کیسے واضح طریق سے قرآن کریم کے حقائق بیان کرنے کے لئے علماء کو دعوت دی۔

حضور کی تقریر کے بعد یہ بتانے کے لئے کہ مصلح موعود کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ سے خبر پا کر جو یہ اعلان فرمایا تھا۔ کہ "وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا۔ اور قومیں اُس سے برکت پائیں گی" جناب مولوی عبدالمغنی خاں صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ نے اعلان فرمایا۔ کہ اب ان مبلغین کی مختصر رپورٹیں پیش کی جائیں گی۔ جنہوں نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے عہد میں دنیا کے کناروں تک اسلام کی تبلیغ کی۔ چنانچہ رپورٹیں پیش کی گئیں۔

ایڈیٹر: غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے شائع کیا۔

اس دوران میں شور و شر برپا کرنے والے لوگ خواتین کے جلسہ گاہ سے ہٹ کر پچھلی طرف آ گئے۔ اور وہاں جو احمدی نوجوان پہرہ پر اس لئے کھڑے تھے۔ کہ مفسد لوگ جلسہ گاہ میں داخل ہو کر فساد نہ کر سکیں۔ ان پر پتھر برسانے شروع کر دیئے۔ اس موقعہ پر فساد کرنے والوں کی طرف سے بارش کی طرح پتھر برسائے گئے۔ اور کئی ایک احمدی نوجوان سخت زخمی اور لہولہان ہو گئے۔ انہی میں حضور کے داماد مکرم محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب بھی تھے۔ جنہیں سخت چوٹیں آئیں اور وہ بے ہوش ہو کر گر گئے۔ انہیں اٹھا کر سٹیج کی طرف لانے کے وقت فتنہ پردازوں نے اور زیادہ شدت کے ساتھ سنگ باری کی۔ جس سے ہمارے زخمیوں کی تعداد میں اور اضافہ ہو گیا۔ ان سب کو فوراً احمدی ڈاکٹروں کی طرف سے فرسٹ ایڈ بہم پہنچائی گئی۔ زخموں پر ڈاکٹر صاحبان نے پٹیاں باندھ دیں۔ اس وقت ایک طرف تو زخمیوں کو پٹیاں باندھی جا رہی۔ اور ان کے سروں اور چہروں سے بہتا ہوا خون دھویا جا رہا تھا۔ اور دوسری طرف جلسہ کی کارروائی باقاعدہ جاری تھی۔ اور احمدی مبلغین بے گناہوں اور دین کے خادموں کا خون بہانے والوں کو یہ بتا رہے تھے۔ کہ دنیا کے کناروں تک خدا تعالےٰ کی وحدانیت قائم کرنے اسلام کی تعلیم پھیلانے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بلند کرنے کے لئے وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ہدایات کے ماتحت کس قدر جدوجہد کر رہے ہیں۔ اس کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے پھر تقریر فرمائی۔ اور جلسہ دعا پر ختم ہوا۔

فتنہ پردازوں نے پہلے ہی ستم توڑنے میں کوئی کمی نہ کی تھی۔ لیکن اس وقت تو انہوں نے اسے انتہا تک پہونچا دیا جب خواتین کو جلسہ گاہ سے گھروں کو بھیجا گیا۔ انہوں نے راستہ میں کھڑے ہو کر لاریوں پر حملے کئے۔ مگر خدا تعالےٰ نے مستورات کو شریروں کی گزند سے ہر طرح محفوظ رکھا۔ البتہ ان احمدی نوجوانوں میں سے بعض کو سخت چوٹیں آئیں۔ جو لاریوں کے ساتھ حفاظت کے لئے بھیجے جاتے تھے۔ مگر باوجود ان لوگوں کی ان حرکات کے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ان کے لئے دعا فرمائی۔ کہ خدا تعالےٰ ان کی آنکھیں کھولے۔ اور انہیں حق کو دیکھنے اور ہدایت کو قبول کرنے کی توفیق بخشے۔ احباب جماعت ان سب اصحاب کے لئے جنہیں سنگدل مخالفین نے اس جلسہ میں زخمی کیا۔ دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالےٰ انہیں صحت عطا کرے۔ اور محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب کی صحت و عافیت کے لئے خاص طور پر دعا کریں:

تعلیم الاسلام کالج کا چندہ

احباب جماعت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے تعلیم الاسلام کالج کے لئے ڈیڑھ لاکھ روپیہ کے چندہ کی تحریک کو بذریعہ اخبار الفضل مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۴۴ء پڑھ چکے ہیں۔ علاوہ ازیں اس کا ملخص علیحدہ طور پر بھی چھپوا کر جماعتوں اور افراد کی خدمت میں بھیجا گیا ہے۔ لیکن باوجود اس کے اس وقت تک نظارت ہذا میں صرف ۲۶۵۹۷ کے وعدے موصول ہوئے ہیں (ان کی مفصل فہرست انشاء اللہ جلد شائع کی جائے گی) ڈیڑھ لاکھ روپے کی رقم کے چندہ میں وصول ہونے کے لئے یہ رفتار نہایت ہی ناتسلی بخش ہے۔ لہٰذا احباب کو وعدوں اور روپیہ کے جلدی بھجوانے کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے

ناظر بیت المال

کشتی نوح

صیغہ نشر و اشاعت نے کاغذ کی سخت گرانی کے باوجود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "کشتی نوح" جو نایاب تھی $\frac{20\times30}{16}$ سائز پر اعلےٰ کاغذ اور طباعت و کتابت کے ساتھ شائع کی ہے قیمت اصل لاگت کے مطابق آٹھ آنے فی نسخہ رکھی گئی ہے احباب منگا کر فائدہ اٹھائیں۔ مہتمم نشر و اشاعت

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک رؤیا

جو لفظ بلفظ پورا ہو چکا

بحضور حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عرض یہ ہے۔ کہ میں نے یکم اپریل کو دن کے قریباً ۲½ بجے خواب میں دیکھا۔ کہ حضور نے اپنے خطبہ کے ذریعہ ایک خاص شخص کو کسی خاص مقصد کے لئے قادیان بلایا ہے۔ جو ضلع جہلم کے ایک گاؤں کے رہنے والے ہیں۔ اور عرصہ سے میرے دوست ہیں۔ اور بڑے مخلص احمدی ہیں۔ میں ان سے کہتا ہوں۔ کہ آپ قادیان چلے گئے۔ تو میں کیا کرونگا۔ وہ فرمانے لگے۔ کہ تم کو بھی اور رخصت مل جائے گی۔ (کیونکہ میں اس وقت رخصت پر ہوں)

اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ اور میں ظہر کی نماز پڑھنے کے لئے چلا گیا۔ واپس گھر آ کر حضور کا خطبہ فرمودہ ۲۴ مارچ پڑھنا شروع کیا۔ جب حضور کی رویا پر پہونچا۔ تو جس شخص کو میں نے خواب میں دیکھا تھا۔ وہ عین حضور کی خواب کا مصداق ٹھہرا۔ ثبوت یہ ہے۔ کہ وہ گھر کے تین ہی شخص ہیں۔ مرد۔ عورت۔ بیٹا اور مرد خدا بڑا نیک ہے۔ اور آج سے کئی سال پہلے اپنی تمام جائداد خدا تعالےٰ کی راہ میں دے چکا ہے۔ جس میں اس کی عورت ہمیشہ سے مخالفت کرتی چلی آ رہی ہے۔ اور اپنے بیٹے کو بھی اپنے ساتھ لانے کی کوشش کرتی رہتی ہے۔ مگر وہ اس کو اب تک اپنا آلہ کار نہیں بنا سکی۔ میں ان کے گھر کا عرصہ سے راز دار ہوں۔ حضور کے رویا اور ان کے حالات میں ایک رائی بھر بھی مجھے فرق نظر نہیں آتا۔ پھر مجھے حضور کا خطبہ پڑھنے سے پہلے ہی خواب میں ان کو قادیان بلائے جانے کی خبر ملنی یہ تمام ثبوت ان کو ہی حضور کی رویا کے مصداق ٹھہراتے ہیں۔ واللہ اعلم

ملک احمد دین خادم سکنہ محمود آباد ضلع جہلم

مدرسہ احمدیہ میں طلباء کا داخلہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ۲۴ مارچ ۱۹۴۴ء میں ارشاد فرمایا ہے۔ کہ دوست آئندہ مدرسہ احمدیہ میں اپنے بچوں کو بھیجیں۔ اور زیادہ تعداد میں بھیجیں۔ تا انہیں خدمت دین کے لئے تیار کیا جا سکے۔ اس کے متعلق حضور نے مجلس مشاورت ۱۹۴۴ء میں پر زور تحریک کرتے ہوئے مزید تاکید فرمائی ہے۔ اس لئے امید ہے۔ کہ احباب حضور کے منشاء کے پیش نظر اپنے بچوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں مدرسہ احمدیہ میں داخل کرائیں گے۔ احباب کو معلوم ہوگا۔ کہ اس درسگاہ کی بنیاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے مبارک ہاتھوں سے رکھی۔ تاکہ اس درسگاہ کے فارغ التحصیل نوجوان اسلام و احمدیت کی صحیح تعلیم کو دنیا کے کناروں تک پہنچائیں۔ پس ہمارا فرض ہے۔ کہ حضور کے اس مقصد کو پورا کیا جائے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق اب مدرسہ احمدیہ کا کورس صرف ۴ سال کا کر دیا گیا ہے۔ اور اس کی پہلی جماعت کے داخلہ کے لئے طالب علم کا کم از کم اینگلو ورنیکلر مڈل پاس ہونا شرط ہے۔ اس مدرسہ میں کسی قسم کی فیس وغیرہ نہیں لی جاتی۔ علاوہ ازیں ہوشیار اور محنتی طلباء کو وظائف بھی دیئے جاتے ہیں۔ پس احباب کو چاہیئے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منشاء کو پورا کرنے کے لئے جلد تر اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے بچوں کو اس مدرسہ میں داخل کرائیں۔ مدرسہ احمدیہ کی پہلی جماعت کا داخلہ یکم اپریل ۱۹۴۴ء سے شروع ہے۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

اَلْمُؤْمِنُ یَرٰی اَوْ یُرٰی لَہٗ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے رؤیا کی مصدق

احباب جماعت کی خوابیں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے بذریعہ رویا جو یہ انکشاف فرمایا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مصلح موعود کے متعلق پیشگوئی کے آپ ہی مصداق ہیں۔ اس رویا سے قبل جماعت احمدیہ کے بہت سے اصحاب کو خدا تعالےٰ نے ایسی خوابیں دکھائیں جن میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی علوشان اور علو مرتبت کا ذکر ہے۔ اور جن میں ان عظیم الشان کارناموں کی طرف اشارہ ہے۔ جو مصلح موعود کی ذات والا صفات سے ظہور پذیر ہوئے۔ اور آئندہ ہونے والے ہیں۔ ذیل میں ایسی خوابوں میں سے کچھ اور پیش کی جاتی ہیں۔

(۴۵)

پیارے آقا و مطاع

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالےٰ نے مجھے ایک رات ایک عجیب ہی نظارہ دکھایا۔ جو درج ذیل ہے میں نیم خوابیدگی کی حالت میں تھا۔ کہ مجھے ایسا معلوم ہوا جیسے جہاز کی آواز ہوتی ہے۔ مگر جہاز کی آواز سے بہت بلند ہے۔ یہ خیال کرتے ہوئے کہ کوئی جہاز ہے میں آسمان کی طرف دیکھتا ہوں اس وقت مجھے ایسا معلوم ہوا۔ کہ میں اپنے گاؤں کی مسجد کے صحن میں کھڑا ہوں۔ اور مجھے بہت بلند اور نہایت ہی درخشاں ستارہ نظر آرہا ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ آواز ستارہ میں کی آرہی ہے۔ اور وہ ستارہ بالکل سورج کی طرح روشن ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ رات نہیں بلکہ دن ہے۔ اور وہ ستارہ عام ستارے سے کسی قدر حجم میں بڑا ہے۔ باوجود اسکے کہ اس کی روشنی اس قدر ہے۔ کہ دن معلوم ہوتا تھا پھر بھی میں اسکی طرف ٹکٹکی لگائے دیکھ رہا ہوں۔ اور میری آنکھوں میں ذرہ بھر بھی چکا چوند نہیں۔ اور وہ ستارہ سیدھا آسمان کی طرف بہت سرعت سے جارہا ہے۔ اور میں خیال کرتا ہوں۔ کہ اس میں سے جہاز کی سی آواز کیوں آرہی ہے۔ اور یہ کیسا ستارہ ہے۔ تو میری طبیعت معاً اس طرف چلی گئی۔ کہ یہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معراج ہے۔ اور مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ کسی نے مجھے بتایا۔ کہ یہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معراج ہے۔ اس کے بعد میں عین بیداری کی حالت میں ہوں۔ اور سوچتا ہوں۔ کہ یہ کیا نظارہ تھا۔ اور ستارہ کے متعلق جو دل میں ڈالا گیا یا بتایا گیا۔ کہ یہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معراج ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے۔ مگر کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ اور میں اس کی کوئی تاویل نہ کر سکا۔ اور اسی سوچ میں مستغرق سو گیا کہ عالم رویا میں دیکھتا ہوں حضور ایک کوٹھے پر کھڑے تقریر فرمارہے ہیں۔ تقریر بڑی برجستہ اور بلند آواز سے کی جارہی ہے اس کے بعد ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضور کی تقریر ایک نہایت ہی وسیع جگہ میں ہو رہی ہے۔ اور اجتماع کثیر سن رہا ہے۔ حضور پُرنور کی تقریر سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے ملک پر جنگی حملہ ہو گیا ہے۔ یا ہونے والا ہے۔ اور آپ متنبہ فرما رہے ہیں۔ اور حضور کا ارشاد ہے۔ کہ سیاہ قوم حملہ آور ہونے والی ہے۔ اس لئے جہاد کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اور اپنے ملک کی حفاظت کرو۔ مگر یاد رکھنا کہ حکومت کے دھوکہ میں کبھی نہ آنا۔ اسی میں تمہاری ترقی اور عروج ہے۔ اس وقت حضور کی طبیعت میں بہت جوش معلوم ہوتا ہے۔ اور حضور حملہ آور قوم یا حکومت کے لئے بہت سخت الفاظ استعمال فرما رہے ہیں۔ تمام اجتماع آپ کی تقریر سے پورا پورا متاثر نظر آتا ہے۔ اور حضور کے ارشاد کا منتظر ہے۔ کہ کیا ارشاد ہوتا ہے۔

المختصر آنجناب جماعت کو ایک بہت بڑا بھاری بوجھ جو اس سے قبل جماعت نے نہیں اٹھایا یا اٹھانے کے قابل نہ تھی کے متعلق نہایت پُرجوش تقریر کے ساتھ توجہ دلا رہے ہیں۔ اور تمام حاضرین پورے کمربستہ نظر آرہے ہیں۔ اور جیسا جناب والا کی طبیعت میں جوش ہے۔ اسی طرح سامعین میں بھی بہت جوش ہے اور اسی حالت میں میں نے آپ کی تقریر کا نتیجہ یہ نکالا ہے۔ کہ ہمیں بہت بڑے بھاری جہاد کی ضرورت ہے۔ کیونکہ کوئی بہت بڑا بھاری بوجھ ہمارے کندھوں پر ڈالا گیا ہے۔ جس کے اٹھانے سے قبل ہم اٹھانے کے قابل نہ تھے۔ یا اللہ تعالےٰ ہم سے اٹھوانا نہیں چاہتا تھا۔ مگر اب بغیر اس کے چارہ نہیں اس کے بعد میں بیدار ہو گیا۔

ایسا ہی جب میں جلسہ سالانہ سے واپس آیا۔ تو متواتر دو تین روز حضور پرنور کی زیارت فیض بشارت سے مشرف ہوتا رہا۔ اور اسی دوران میں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی بھی زیارت ہوئی۔

ایک رات جب حضور کی زیارت ہوئی۔ تو آپ اسی طرح بہت برجستہ اور پُرجوش تقریر فرمارہے ہیں۔ اور بڑا اژدہام ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ امریکہ کا ملک ہے۔ اور سامعین میں سے اکثر احمدی ہیں۔ ستارہ والا کشف یا رویا جس رات مجھے دکھایا گیا۔ اس رات کو میں متعین تو نہیں کر سکا۔ مگر یہ مجھے خوب یاد ہے کہ وہ پرچہ جس پر حضور نے اعلان فرمایا کہ میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں۔ مجھے نہیں ملا تھا یا میں نے نہیں پڑھا تھا۔ کیونکہ میں خطبہ نمبر کا خریدار ہوں۔ اور دیہات میں ہونے کی وجہ سے بعض دفعہ خطبہ نمبر کا پرچہ بہت دیر کے بعد پہنچتا ہے۔ گویا مصلح موعود والی پیشگوئی والا پرچہ اس نظارہ کے بعد فروری کے مطالعہ میں آیا۔ خاکسار حکیم محمد لطیف ساکن کھاڑک ضلع گوجرانوالہ

(۴۶)

سیدنا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں نے دیکھا کہ کل جہان میں ایک آگ لگی ہوئی ہے۔ جس پر لوگ مشکیں گھڑے اور ہر قسم کے چھوٹے بڑے برتن پانی کے بھر بھر کے لنڈھا رہے ہیں۔ مگر وہ آگ بجھنے میں نہیں آتی۔ ناگاہ ایک بزرگ آواز دیتے ہیں۔ کہ وہ سامنے کے سرسبز درخت پر جو سفید رنگ اور خوبصورت چڑیا بیٹھی ہے۔ وہ اگر اپنی ایک بوند بھی ڈال دے۔ تو یہ آگ ٹھنڈی ہو جائے۔ اس پیڑ کا بڑا پھیلاؤ ہے۔ اور نہایت سرسبز و شاداب۔ پھر جو میں اس چڑیا کی طرف غور سے دیکھتا ہوں۔ تو وہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ہیں۔

خاکسار:۔ قادر بخش مسجد احمدیہ لاہور

(۴۷)

سیدی و مولائی حضرت امیر المومنین مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اپنا ایک خواب جو غالباً ۸-۹ فروری کی درمیانی رات کو دیکھا۔ خدمت اقدس میں ارسال کر رہی ہوں۔ خادمہ کو یاد نہیں کہ رات ۸-۹ جنوری کی درمیانی تھی یا ۹-۱۰ کی۔ بہر حال دونوں میں سے ایک ضرور تھی۔ حضور کی یہ خادمہ آپا جان کی صحت و شفایابی کے لئے اللہ تعالےٰ سے کہ حضور دعا کرتی کرتی سو گئی حضور کو خواب میں دیکھا۔ آپ فرما رہے ہیں۔ (یعنی خادمہ کو مخاطب کر کے) مریم۔ میرے لئے دعا کرو۔ میں تکلیف میں ہوں۔ آپ کی آنکھوں میں آنسو آرہے ہیں۔ خادمہ نے عرض کیا حضور میں تو ہر وقت آپ کی درازی عمر و صحت کے لئے دعا کرتی رہتی ہوں یکدم میں نے آنکھیں اٹھا کر دیکھا تو حضور کا لباس کچھ عجیب طرح کا نظر آیا۔ یعنی ایک لمبا چوغہ حضور پہنے ہوئے ہیں۔ اور سر پر پیلو دار نلکے کی ٹوپی ہے۔ میں دل ہی دل میں کہہ رہی ہوں۔ کہ حضور نے اپنا لباس بدل لیا ہے

لیکن یہ لباس تو پرانے مسلمان بادشاہ پہنا کرتے تھے۔ لباس سیاہی مائل نیلے کا بنا ہوا ہے۔ مگر ٹوپی خالص نیلے کی ہے۔
حضور کی خادمہ مریم سلطان از قصور۔

(۴۸)

بحضور حضرت اقدس مصلح موعود امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔
آج سے چند ماہ پیشتر نیاز مند نے ایک مبشر خواب دیکھا۔ بہت دفعہ خیال آیا۔ کہ حضور کی خدمت میں عرض کروں لیکن موقعہ نہیں ملا۔ خواب مندرجہ ذیل ہے:۔
دیکھا کہ حضور ایدہ اللہ ایک بڑے ہال میں ایک تخت پر شاہانہ پُر رعب لباس میں جلوہ فگن ہیں۔ اس تخت کے ارد گرد مختلف ممالک مثلاً جاوا۔ سماٹرا۔ شام۔ فلسطین۔ عرب و افریقہ وغیرہ کے لوگ اپنے اپنے لباس میں حضور کی تقریر سُن رہے ہیں۔ تقریر عربی زبان میں معلوم ہوتی ہے۔ یا تفسیر کبیر کا درس ہے۔ جو حضور عربی میں دے رہے ہیں۔ اس اثناء میں لوگوں کے بیچ میں سے ایک ملکہ ظاہر ہوئی جس کے سر پر شاہی تاج ہے۔ میرے دل میں ڈالا گیا۔ کہ وہ حضور کے حرم ہیں۔ جس تخت پر حضور جلوہ افروز ہیں۔ اس تخت کے سامنے قریب قریب اکثر عرب اور افریقن ہیں۔ میں بھی اُن کے پاس ہی کھڑا تھا۔ تقریر سے جو لذت و سرور خواب میں محسوس ہوا۔ اُسے بیداری میں بھی کئی دن تک محسوس کرتا رہا۔ صدر الدین احمدی سرینگر۔

(۴۹)

میرے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی و مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
پندرہ سولہ ماہ تبلیغ (فروری) منگل و بدھ کی درمیانی شب کو میں نے یہ خواب دیکھا۔ کہ عید کا دن ہے۔ لوگ بے حد مسرور و شاد ہیں۔ "الفضل" کا ایک پرچہ میرے ہاتھ میں ہے۔ میں مدینۃ المسیح پڑھنا چاہتی ہوں۔ جو بہت موٹے حروف میں لکھا ہے پھر تین چار لڑکیاں میرے پاس آتی ہیں اور وہ بھی پڑھنے کی کوشش کرتی ہیں۔ اور ہم سب ایک ساتھ اسے پڑھنے لگتی ہیں۔ سب تو مجھے یاد نہیں رہا۔ ہاں اتنا یاد رہا۔ کہ حضور نے خدا کی قسم کھائی ہے۔ اور اس کے بعد اس بات کو بیان کیا ہے۔ کہ میں ہی مصلح موعود ہوں۔ اور باریک حروف میں یہ لکھا ہے۔ کہ میری ہی ہدایت سے لوگوں کو کامیابی ہوگی۔ یہ پڑھ کر ہم سب کے بدن میں لرزہ پیدا ہوگیا۔ میں دیکھتی ہوں۔ کہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اس اعلان کے بعد لوگ کثرت کے ساتھ جماعت میں داخل ہو رہے ہیں۔ میں لوگوں سے بیان کر رہی ہوں۔ کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے۔ کہ یہ وہ عید نہیں۔ کہ آج ہے اور کل ختم ہو جائے۔ بلکہ یہ وہ عید ہے۔ جو بیس ۲۰ سال تک رہے گی۔ یہ مجھے یاد نہیں رہا کہ اپریل سے عید شروع ہو گی کے الفاظ تھے یا اپریل سے عید شروع ہے کے الفاظ تھے۔
پھر دیکھتی ہوں کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میرے مکان میں تشریف لائے۔ اور ایک چارپائی پر لیٹ گئے۔ جس پر ایک سفید دری بچھی ہوئی ہے۔ میری امی جان حضور کے لئے پان تیار کر رہی ہیں۔ اور کچھ فاصلے پر ہمشیرہ صاحبہ بھی حضور کے لئے پان تیار کر رہی ہیں۔ جب امی جان نے حضور کو پان پیش کیا۔ تو حضور اٹھ کر بیٹھ گئے۔ اور پان کو اپنی انگلیوں سے درست کر کے کھا لیا۔ پھر میں نے حضور کے لئے چائے تیار کی۔ اور حضور نے پی۔ اور ابا جان سے کچھ باتیں بھی کیں۔ پھر میں ایک کمرہ میں گئی جس میں بہت سی عورتیں ہیں۔ میں ان سے کہتی ہوں کہ ابا جان نے کہا ہے میں تنخواہ حضور کے نام سے کر دوں گا۔ گھر کا خرچ چل ہی جائے گا بچوں کی پرورش بھی ہو ہی جائے گی۔ اگر اس طرح کریں گے تو اللہ تعالیٰ خود ہی برکت دے گا۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی:۔
عاجزہ سیدہ خدیجہ بیگم بنت سید موسیٰ رضا بھاگلپوری

(نوٹ) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق رقم فرمایا:۔
گو یہ خواب مصلح موعود کے اعلان سے بعد کا ہے۔ لیکن اس میں قسم کا ذکر ہے۔ اور قسم میں نے اعلان کے بعد ہوشیارپور میں کھائی تھی۔ کہ میں اس خواب کے بیان کرتے میں افترا نہیں کرتا۔ بلکہ مجھے واقعہ میں اللہ تعالیٰ نے رویاء مشتمل بر الہامات دکھایا تھا۔ پس یہ اس میں پیشگوئی کے طور پر ہے۔ اور اس وجہ سے باقی خواب کے آسمانی ہونے پر شاہد ہے:۔

(۵۰)

اعلان سے پہلے کی جمعرات کو مجھے یہ خواب آیا۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی نے تمام دنیا کی اپنے مکان پر دعوت کی ہے۔ کھانا زم کھوٹے کا بنا ہوا ہے۔ جو میٹھا اور خوشبودار ہے۔ حضور خود تقسیم کر رہے تھے۔ میں بھی اس دعوت میں شریک ہوں۔ پہلا پیالہ جس میں کھانا تھا۔ حضور نے میرے آگے زمین پر گرا دیا۔ لیکن وہ پیالہ ٹوٹا نہیں۔ اور نہ ہی اس میں سے کھانا گرا۔ میں نے وہ پیالہ پکڑ لیا۔ اسی طرح دوسرے لوگوں کے سامنے بھی پیالے گراتے گئے۔ جو سیدھے پڑتے گئے۔ کھانا کھانے کے بعد حضور نے تقریر کی۔ جس میں حضور نے فرمایا کہ ہم فرعون کو دین دار بنا دیں گے اور ابوجہل کو بھی دین دار بنا دیں گے۔ اسی طرح اور بھی بہت لوگوں کے نام لئے (جو ہمارے مخالف ہیں) اور کہا۔ کہ ہم انکو دین دار بنا دیں گے۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ یہ خواب سحری کے وقت دیکھا تھا۔
مستری احمد الدین از قادیان

(۵۱)

(۱) غالباً ۱۹۳۹ء تھا۔ کہ خواب میں دیکھا۔ میں تقریر کر رہا ہوں۔ اختتام پہ بہت پُر جوش الفاظ میں کہہ رہا ہوں۔ کہ اللہ کے لفظ کے بالمقابل تین لفظ ہیں۔ محمدؐ۔ محمدؐ۔ محمدؐ۔ احمدؐ۔ محمود۔ پھر بیداری ہوگئی۔ خواب میں ہی یا بیداری میں میں یہ سمجھا۔ کہ اللہ کے لفظ بھی تین ہیں۔ اور اس کے مقابل پہ محمدؐ۔ محمدؐ۔ محمدؐ بھی تین دفعہ ہے۔ اور دوسری صورت میں الف کے مقابل محمدؐ اور لّ کے مقابل احمد اور ہ کے مقابل محمود ہے۔
(۲) ۲۸، ۲۹ جنوری ۱۹۴۴ء کی درمیانی رات کو عین صبح کے وقت مسجد احمدیہ لاہور میں دیکھا۔ کہ بیت اللہ میں ہوں۔ اور طواف کی فکر میں ہوں۔ جس دیوار کے سامنے ہوں۔ اس کے متعلق کہہ رہا ہوں۔ کہ یہ وہ کعبہ کی چار دیواری تو نہیں۔ کیونکہ اس کی دیوار پر تو غلاف ہے۔ اور جہاں سے طواف شروع کرتے ہیں۔ وہاں حجر اسود ہے یہ کہہ ہی رہا تھا۔ کہ وہ اصل جگہ میرے سامنے آگئی۔ اور میں نے اپنے آپ کو اس کے سامنے پایا۔ اس پر غلاف ہی تھا۔ جو سفید تھا۔ پھر کعبہ کا کوئی ایسا حصہ ہے۔ جس پر کچھ فوٹو لٹکے ہوئے ہیں۔ اس وقت میرا منہ اپنے قیاس کے مطابق جنوب مشرق کی جانب ہے۔ اُن فوٹوؤں میں ایک فوٹو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے۔ اور ایک فوٹو سیدنا حضرت امیر المومنین کا۔ پھر میں بیدار ہو گیا۔
(۳) ۲۵ کی شب کو نماز فجر سے پیشتر دیکھا۔ کہ میرے ہاتھ میں جھنڈا ہے۔ جس کو میں تھامے ہوئے سیدنا امیر المومنین کا ایک شعر پڑھ رہا ہوں ؎

محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
روئے زمین کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

اصل میں بیداری پر مجھے خط کشیدہ الفاظ ہی یاد رہ گئے تھے۔
(۴) ۲۶ جمعرات کو دیکھا۔ سیدنا حضرت محمود فرما رہے ہیں۔ "ہم نے باطل کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے توحید کو قائم کیا ہے"۔ پھر دیکھا۔ کہ سیدنا حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے ایک کاغذ دیا گیا ہے جس پر تین سطریں لکھی ہیں۔ جن میں سے صرف یہ لفظ یاد رہے۔ "وہ ہم میں ہیں اور ہم اُن میں ہیں"۔
(۵) ۲۶ کو دیکھا۔ کہ اپنے گاؤں کے ویران کنوئیں کے پاس حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور چند ایک اور دوست ہیں۔ سامنے مشرق کی طرف بہت سے جماعت کے لوگ جن میں میں خود بھی کھڑا ہوں۔ ایک قطار کی صورت میں کھڑے ہیں۔ کہ اچانک مغرب کی طرف چاند

حضرت سیدہ اُمّ طاہر احمدؐ صاحبہ کا ذکرِ خیر

ایک خط سے حضرت آپا جان سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ غفراللہ لہا و نور مرقدھا کی وفات کی خبر معلوم کر کے بیحد افسوس ہوا۔ اناللہ و انا الیہ راجعون ۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ مغفورہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطاء فرماوے۔ آمین

مرحومہ کا وجود سلسلہ کے لئے نہایت مفید اور بابرکت تھا۔ خواتین سلسلہ کی بہبودی و ترقی اور اصلاح و تنظیم کے سلسلہ میں آپ کی مساعی جمیلہ ہمیشہ کے لئے ایک قابل تقلید مثال رہینگی جماعت کا کوئی فرد ایسا نہیں ہوگا۔ جس کے دل میں مرحومہ کی قدر و منزلت نہ ہو۔ اور آپ کی وفات اس کے لئے باعثِ حزن و ملال نہ ہوئی ہو۔ میری اپنی حالت تو آپا جان مرحومہ کی شفقت وہمدردی اور اخوت اور خدمت سلسلہ کو یاد کر کے ایسی ہے۔ کہ جب سے اُن کی وفات کی خبر سُنی ہے۔ کئی مرتبہ آنکھیں اشکبار ہوئی ہیں۔ میں انہیں ایک کتاب بھیجنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ جو ایک مسلمان عورت نے بمبئی سے شائع کی ہے۔ اور یہاں تقسیم کی گئی ہے تا وہ سلسلہ کی تعلیمافتہ عورتوں کی طرف سے اس کا جواب شائع کرائیں۔ میں اسی انتظار میں تھا۔ کہ جب اللہ تعالیٰ شفاء عطاء فرمائے گا۔ تو بھیجونگا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کو یہی منظور تھا۔ کہ وہ اس مقدس فیض رسان وجود کو اپنے پاس بُلالے۔

حضرت امۃ الحی صاحبہ مرحومہ کی وفات سے عورتوں کی تنظیم و تربیت کے سلسلہ میں جو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہوا تھا۔ وہ حضرت آپا جان کی ذات بابرکات سے دُور ہو گیا تھا۔ اور آپ نے نہایت کامیابی اور خوش اسلوبی سے لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کے کام کو چلایا۔ آپ بے شمار خوبیوں کی مالک اور صفات عالیہ سے متصف تھیں آپ مجسم ہمدردی تھیں۔ دل کی حلیم اور متواضع تھیں۔ غرباء سے آپ کا حسن سلوک بے مثال تھا۔ آپ ایک نہایت حساس اور دردمند دل رکھتی تھیں۔ دُوسروں کی خوشی اور سرور میں حصہ لیتیں اور مصیبت و دُکھ میں شریکِ غم ہوتیں۔

آپ ابراہیمی صفات حلیم و اوّاہ اور منیب سے متصف تھیں۔ اس ضمن میں مَیں ایک خط کے چند فقرات ذکر کر دینا مناسب سمجھتا ہوں۔ جو حضرت آپا جان مرحومہ نے مجھے میرے والد صاحب مرحوم کی وفات کے موقعہ پر سندھ سے لکھا تھا۔ آپ نے لکھا۔

"والد یا والدہ کی موت ہر بچّے کے لئے انتہائی دُکھ اور تکلیف کا موجب ہوتی ہے۔ مگر یہ وفات، تو اس لحاظ سے زیادہ تکلیف دِہ ہے۔ کہ اپنے اکلوتے بچّے کو انھوں نے پانچ چھ سال سے نہیں دیکھا تھا۔ اور یہ کہ آپ اپنے والد صاحب محترم کی آخری ملاقات نہیں کر سکے۔ مگر یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ اخویم مولوی صاحب مُجھے یہ صدمے پہنچ چکے ہیں۔ جس کی وجہ سے زیادہ احساس ہے جب میری والدہ مرحومہ کا انتقال ہوُا۔ تو میرے عزیز بھائی سید محمودُاللہ شاہ صاحب اُس وقت ولایت میں تھے۔ اور جب والد صاحب مرحوم و مغفور کا انتقال ہوُا۔ تو وہ اُس وقت بھی پاس نہ تھے۔ یعنی افریقہ میں تھے۔ مجھے اس خیال سے کتنا دکھ تھا۔ ... مگر آپ دینی کام کے لئے باہر ہیں۔ آپ کے صبر کا آپ کو دوہرا ثواب ہے۔ کل آپ کا پیغام اپنی والدہ محترمہ کی طرف تھا۔ میں نے سُنا ہے۔ اس وقت میرے بے اختیار آنسو گر رہے تھے۔ کیا ہی اچھی نعمت ہیں والدین۔ ..... اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اور آپ پر اور آپ کے خاندان پر بڑے فضل فرمائے۔ جب آپ کے بھائی کی وفات ہوئی۔ اس وقت بھی مَیں باہر تھی۔ اب بھی میں باہر ہوں۔ افسوس کہ اتنی دُور سے کسی قسم کی خدمت یا ہمدردی میں شامل نہ ہو سکی"

یہ سطور آئینہ ہیں اس شفقت ہمدردی کا جو مرحومہ کے دل میں دُوسروں کے لئے پائی جاتی تھی۔ آپ جب بھی ہمارے مکان پر تشریف لائیں۔ تو آپ نے یہی فرمایا۔ کہ میں اپنے بھائی کے گھر آئی ہوں۔ آپ نے کئی موقعہ پر اپنی اخوت و ہمدردی کا اظہار کیا۔ ان کی وفات کی خبر سنکر دل سخت حزین ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک نہایت مشفق اور ہمدرد ہمشیرہ کا سایہ اٹھ گیا ہے۔ اے خدا تو مرحومہ آپا جان کو اپنے فضل و رحمت کی چادر میں ڈھانپ لے اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مراتب عطا فرما۔ اور ان کی یادگار بچوں کے ساتھ تیرا فضل ہمیشہ شامل حال رہے۔ اور وہ اپنے دادا جان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیطرح اور اپنے والد ماجد حضرت مصلح موعود کی طرح تیرے فضل کے سایہ تلے زندگی بسر کریں۔ اور تیرے قرب کے وارث ہوں۔ انہیں ہر قسم کی دینی و دُنیاوی ترقیات نصیب ہوں۔ وہ ماں کی محبت سے گو محروم ہو گئے ہیں۔ لیکن اَے خُدا تیری محبت اُن کے ساتھ ہمیشہ ابدالآباد تک رہے۔ آمین

خاکسار جلال الدین شمسؔ از لنڈن

حضرت میر صاحب کی یاد میں چند قطراتِ اشک

کیا کہیں کیا کھو گیا، گُم ہو گیا، جاتا رہا
آہ ہم سے ایک لعلِ بے بہا، جاتا رہا

تھا جو باطل کیلئے تیرِ قضاء جاتا رہا
اِک بہادر پہلواں مردِ خدا جاتا رہا

بھُوکے پیاسوں کو جو دیتا تھا غذا جاتا رہا
بانٹتا تھا دردِ دل کی جو دوا۔ جاتا رہا

درسِ قرآن و حدیث آکر جو دیتا تھا ہمیں
گُونجتی تھی جسکی کانوں میں صدا جاتا رہا

جو بیاں کرتا تھا اوصافِ محمد مصطفےٰؐ
وُہ ثناء گر آہ وُہ مدحت سرا جاتا رہا

جس کی صورت اور سیرت پر فدا تھا اک جہاں
وہ کریم و مہرباں وہ خوش ادا جاتا رہا

خشک کھیتی دِل کی کر دیتا تھا جو دم میں ہری
آہ۔ وُہ ابرِ کرم۔ بحرِ سخا۔ جاتا رہا

جسکی خوشبو سے مہک جاتا تھا سب صحنِ چمن
وُہ گُلِ رعنا بہارِ جانفزا جاتا رہا

جسکی سیادت اور قیادت میں سفر کرتے تھے ہم
وُہ امیرِ قافلہ وُہ رہنما جاتا رہا

بحرِ بے پایاں تھا اَے حافظ جو علم و فضل کا
وُہ ادیبِ خوش بیاں رنگیں نوا جاتا رہا

[illegible]

قابلِ تقلید مالی قربانی

زینب خاتون صاحبہ نرس نور ہسپتال بیوہ حکیم احمدؐ دین صاحب شاہدرہ نے اپنی تمام جائیداد منقولہ و غیر منقولہ جو اُن کو حکیم صاحب کے ترکہ میں ملی۔ یا آج تک انہوں نے خود پیدا کی۔ اس کا ⅓ حصہ نقد داخل کر دیا ہے۔ فجزاھا اللہ احسن الجزاء۔ اور اب ان کے ذمہ کوئی بقایا نہیں رہا۔

دوسرے احباب کو بھی چاہیئے۔ کہ اپنی زندگی میں ہی جائیداد کا حصہ ادا کر کے سبکدوش ہو جائیں۔ تاکہ بعد میں کسی جھگڑے کا خدشہ نہ رہے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

مصلح موعود کے بارہ میں

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضؓ اور عمائدین اہل پیغام کی آراء

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو خدا سے بشارت پا کر مصلح موعود کے بارے میں پیشگوئی فرمائی ہے۔ اور اس فرزند ارجمند کی صفات وکمالات کا ذکر فرمایا۔ بعدازاں سبز اشتہار میں جو کہ یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو شائع ہوا اس پیشگوئی کی تصریح فرمائی۔ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ پیدا ہوئے تو اشتہار "تکمیل تبلیغ" میں آپ کو اس پیشگوئی کا مصداق قرار دیا اور بطور تفاؤل آپ کا نام بشیر الدین محمود رکھا۔ بعدازاں اپنی متعدد کتب میں اس پیشگوئی کے سیدنا محمود ایدہ اللہ تعالیٰ کے وجود با جود سے پورا ہونے کا تذکرہ فرمایا۔ اور اس نشان کو مخالفین کے سامنے اپنی صداقت کے ثبوت میں پیش فرمایا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اظہار رائے کے بعد صحابہ مسیح موعود علیہ السلام بھی سیدنا محمود ایدہ اللہ تعالیٰ کو ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق سمجھتے تھے۔ میں اس موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ نیز بعض عمائد غیر مبائعین کی آراء پیش کرتا ہوں:۔

(۱) ۸ ستمبر ۱۹۱۳ء کو پیر منظور محمد صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اشتہارات پڑھ کر مجھے پتہ مل گیا ہے کہ پسر موعود میاں صاحب (سیدنا محمود) ہی ہیں۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ نے فرمایا:۔

"ہمیں تو پہلے ہی سے معلوم ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہم میاں صاحب کے ساتھ کس خاص طرز سے ملا کرتے ہیں اور اُن کا ادب کرتے ہیں"

بعدازاں حضرت پیر صاحب نے مندرجہ بالا الفاظ تحریر میں لا کر حضرت خلیفہ اول رضؓ کی خدمت میں بغرض تصدیق پیش کئے اس پر حضرت خلیفہ اول رضؓ نے تحریر فرمایا

"یہ لفظیں نے برادرم پیر منظور محمد صاحب سے کہے ہیں۔ نورالدین ۱۰ ستمبر ۱۹۱۳ء"

اس شہادت کا عکس جناب پیر منظور محمد صاحب رضؓ نے اپنے رسالہ پسر موعود مطبوعہ ۱۹۱۴ء کے صفحہ ۲۵ پر شائع کیا ہے۔

(۲) ۱۹۱۰ء کے جلسہ سالانہ پر مولوی محمد احسن صاحب نے ایک تقریر فرماتے ہوئے فرمایا:۔

"الہامات میں سے ایک الہام یہ بھی تھا انا نبشرک بغلام مظہر الحق والعلا۔ جو اس حدیث کی پیشگوئی کے مطابق ہے۔ جو مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں ہے کہ یتزوج ویولد لہ۔ یعنی آپ کے ہاں ولد صالح عظیم الشان پیدا ہوگا۔ چنانچہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب موجود ہیں۔ منجملہ ذریت طیبہ کے اس تھوڑی سی عمر میں جو خطبہ انہوں نے چند آیات قرآنی کی تفسیر میں بیان فرمایا اور سنایا ہے۔ اور جس قدر معارف وحقائق بیان کئے ہیں وہ بےنظیر ہیں۔ اب کوئی شخص انہیں معمولی سمجھے اور کہے کہ یہ تو کل کے بچے ہیں۔ ابھی ہمارے ہاتھوں میں پلے ہیں۔ اور کھیلتے کودتے پھرتے ہیں۔ تو یاد رہے کہ یہ فرعونی خیالات ہیں...... ایسا خیال کسی کے دل میں آئے تو استغفار پڑھے۔ کیونکہ فرعون کا انجام بُرا ہوا" (ضمیمہ اخبار بدر ۲۶ جنوری ۱۹۱۱ء)

(ب) پھر ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا:۔

"حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم سے ہماری کل جماعت کے وہ (سیدنا محمود۔ ناقل) امام ہیں۔ اور انہوں نے تھوڑے ہی عرصہ میں ایسی غیر معمولی ترقی کی ہے۔ جیسے کہ الہام میں تھی۔ اور میں نے تو ارہاص کے طور پر یہ سب ارشاد مشاہدہ کئے ہیں۔ اس لئے میں مان چکا ہوں۔ کہ یہی وہ فرزند ارجمند ہیں۔ جن کا نام محمود احمد سبز اشتہار میں موجود ہے" (ضمیمہ اخبار بدر ۲۶ جنوری ۱۹۱۱ء)

(۳) جناب خواجہ کمال الدین صاحب جو غیر مبائعین کے سرکردہ اصحاب و عمائدین میں سے تھے وہ اپنی رائے کا یوں اظہار فرماتے ہیں:۔

"ہاں یہ امر بالکل سچ ہے کہ حضرت مسیح موعود ہمیں ایک آنے والے کی اطلاع دیتے ہیں۔ وہی ایک ایسا ہوگا۔ جو سب کو ایک ہاتھ پر جمع کرے گا۔ وہ ممکن ہے کہ حضرت اقدس کی موجودہ اولاد میں سے ہو۔ ...... ہم تو دل سے آرزومند ہیں کہ وہ ان صاحبزادگان والاتبار میں سے کوئی ہو تاکہ باب فتوح قریب ہو۔ اور اگر خود حضرت صاحبزادہ محمود احمد ہی وہ ہوں تو ہمیں اس سے بھی انکار نہیں"

پیغام صلح ۲۱۔اپریل ۱۹۱۴ء

(۴) مرزا خدا بخش صاحب نے جو کہ غیر مبائعین کے علمی افراد میں سے تھے۔ ۱۹۱۴ء میں اپنی کتاب "عسل مصفیٰ" جلد دوم شائع کی۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نشانات کا تذکرہ کرتے ہوئے دو نشان انہوں نے یہ بیان کئے

(۱) "۱۸۸۶ء ایک دفعہ ایسے وقت میں جبکہ ابھی تک مسیح موعود کی کوئی اولاد نئی زوجہ سے جو ایک بڑے مشہور خاندان سادات سے تھیں نہیں ہوئی تھی پیشگوئی کی۔ کہ ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ جو مشرق سے مغرب تک دین اسلام کو پھیلائے گا۔ اس کا نام بشیر وعمانوائیل ہوگا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ دیکھو ضمیمہ ریاض ہند مورخہ یکم مارچ ۱۸۸۶ء سو یہ پیشگوئی بکمال صفائی پوری ہوگئی۔ اس وقت تک چار ہی لڑکے موجود ہیں۔ جن میں سے

ایک وہ موعود بھی ہے جو اپنے وقت پر اپنے کمالات ظاہر کرے گا۔ اور جو حضرت اقدس کا جانشین ہوگا۔"

عسل مصفیٰ جلد ۲ صفحہ ۵۸۲

(ب) "۱۸۸۶ء میں شائع کیا کہ اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ ایک لڑکا عنقریب پیدا ہوگا۔ چنانچہ صاحبزادہ محمود احمد ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء مطابق ۹ جمادی الاول ۱۳۰۶ھ بروز دوشنبہ پیدا ہوئے۔" اس کی پیدائش کے متعلق یہ الہام ہوا تھا ؎

اے فخر رسل قرب تو معلوم شد
دیر آمدہ ز راہِ دور آمدہ

عسل مصفیٰ جلد ۲ صفحہ ۵۸۴

پس آخر میں غیر مبائع بھائیوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ خدا کے مصلح موعود کی پیشگوئی اور اس کے مصداق کے بارہ میں اپنے مسلمہ بزرگوں و عمائدین کی آراء و شہادتوں پر غور کریں اور جب حق آگیا تو اسے قبول کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"جب پیشگوئی ظہور میں آجائے۔ اور اپنے ظہور سے اپنے معنے آپ کھول دے۔ اور ان معنوں کو پیشگوئی کے آگے رکھ کر بدیہی طور پر یہ معلوم ہو کہ وہی سچے ہیں۔ تو پھر ان میں نکتہ چینی کرنا ایمانداری نہیں۔"
(ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم صفحہ ۸)

خاکسار شریف احمد امینی مولوی فاضل قادیان

وصایا

نوٹ: وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو مطلع کردے۔ سکرٹری مقبرہ بہشتی

۷۱۶۰ ملک عبد العزیز صاحب ولد حافظ غلام محی الدین صاحب قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال ساکن بھیرہ حال مہاجر قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱۲/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری منقولہ جائیداد ایک مکان واقع محلہ دارالفضل قادیان میں ہے جس کی اندازاً قیمت ۷۰۰/- روپیہ ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد میری جو بھی جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میری عارضی ملازمت ہے۔ جس سے مجھے تیس روپے ملتے ہیں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت انشاء اللہ کرتا ہوں۔ کمی بیشی آمد کی دفتر مقبرہ بہشتی کو اطلاع دیتا رہوں گا۔

العبد ملک عبد العزیز حال کارکن کنٹری فیکٹری سندھ
گواہ شد: محمود احمد کارکن کنٹری فیکٹری
گواہ شد: سید سلیم شاہ کارکن کنٹری فیکٹری

۷۲۰۳ منکہ مستری فقیر محمد ولد مستری محمد بوٹا صاحب قوم ترکھان پیشہ نجاری عمر ۸۰ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۸ء ساکن تلواڑہ ڈاکخانہ بدو ملی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۳/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے:- ایک مکان واقع بدو ملی قیمتی ۷۳۶/- روپے۔ ایک بھینس اور ایک جھوٹی قیمتی ۴۰/- روپے۔ کل جائیداد قیمتی مبلغ ایک ہزار روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں میری وفات کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فی الحال اس کے سوا میری کوئی اور جائیداد یا آمد نہیں۔ میرا گزارہ خرا اس کی آمد پر ہے۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو وہ حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ جو کوئی آمدنی ماہوار ہوگی اس کا بھی دسواں حصہ ادا کرتا رہوں گا۔

العبد فقیر محمد مستری موصی نشان انگوٹھا
گواہ شد: مستری محمد شریف
گواہ شد: مستری دین محمد

۷۱۹۳ منکہ محمد خان صحابی ولد حاجی مہر گل قوم افغان مہاجر پیشہ ملازمت عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۲ء ساکن دارالرحمت قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ تعدادی ۵ مرلہ زمین واقع دارالرحمت جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے مفت عطا کی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائیداد پر نہیں ہے بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت مبلغ دس روپے ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

وی پی وصول فرمالیں

جن اصحاب کا چندہ ۲۰ اپریل ۱۹۴۴ء تک کسی تاریخ ختم ہو گیا ہے اور جن کی طرف سے ۹ اپریل تک رقم وصول نہ ہوئی تھی۔ ان کے نام وی پی ارسال کئے جاچکے ہیں۔

احباب سے گزارش

ہے کہ وصول فرما کر ممنون فرمائیں۔ ان دنوں الفضل میں حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے

ملفوظات طیبہ

شائع ہو رہے ہیں۔ احباب کو چاہیئے اس قیمتی روحانی مائدہ سے مستفید ہونے کے لئے وی پی وصول کرلیں۔ (منیجر الفضل)

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

انقرہ ۲۱ اپریل۔ ترکی کی طرف سے جرمنی کو کروم بھیجنے کے خلاف پروٹسٹ کا جو نوٹ امریکہ اور برطانیہ کی حکومتوں نے ترکش گورنمنٹ کو بھیجا تھا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ترکش گورنمنٹ نے اس کا جواب دیدیا ہے خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ترکی اوّل تو جرمنی کو کروم بھیجنا بند کر دے گا۔ نہیں تو اس کی مقدار کو بہت کم کر دے گا۔

سٹاک ہالم ۲۱ اپریل۔ اتحادیوں نے سویڈش گورنمنٹ کو لکھا تھا۔ کہ جرمنی کو بال بیرنگ بھیجنا بند کر دے۔ مگر اس نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ سویڈش پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر اپنی حکومت کے اس فیصلہ کی تصدیق کی ہے۔

نیو یارک ۲۱ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ سسلی پر اتحادی فوجوں کی چڑھائی کے دوران میں ایک غلط فہمی کی وجہ سے اتحادی توپخانہ نے اکیس امریکن فوج بردار ہوائی جہازوں کو تباہ کر دیا۔ جن سے چار سو امریکن پیراشوٹ ہلاک ہوگئے۔ تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ کو مخفی رکھا جا رہا ہے۔

واشنگٹن ۲۱ اپریل۔ امریکن گورنمنٹ نے ۲۰ کے مقابلہ میں ۳۴۴ آراء سے ادھار و پٹہ کے قانون کی میعاد میں ایک سال کی مزید توسیع کر دی ہے۔ جو ۳۰ جون ۱۹۴۵ء کو ختم ہوگی۔

دہلی ۲۱ اپریل۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ شمالی برما میں چینی فوجوں نے ٹنگا توانگ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور ایک جاپانی ڈویژن کو گھیر لیا ہے۔

دہلی ۲۱ اپریل۔ آج یہاں ہندوستان کی صنعتی ترقی کے پروگرام پر غور کرنے کے لئے ایک کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کے ممبر سر جرمی ریزمین۔ سر جوالا پرشاد۔ سر راما سوامی مدلیار اور سر اے ڈورڈ بنتھل تھے۔

لنڈن ۲۱ اپریل۔ شمالی سماٹرا کی بندرگاہ سبانگ پر حال میں بحر ہند کے برطانی بیڑے نے حملہ کیا ہے۔ یہ گویا بحر ہند میں برطانی بیڑے کی سرگرمیوں کا آغاز ہے۔ یہ مقام سیلون اور سنگاپور کے وسط میں واقعہ ہے۔ اور جاپانی اس کو بحر ہند میں حملے کرنے کا ہراول اڈہ بنانا چاہتے تھے۔

بمبئی ۲۱ اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ گزشتہ دنوں میں جو آگ لگی۔ اس میں ۶۶ آگ بجھانے والے کارکن بھی جل مرے۔ انشورنس کمپنیاں مرنے والوں کے متعلق ذمہ داری لینے سے انکار کر رہی ہیں۔

لاہور ۲۱ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ ہندو اخباروں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ مسٹر جناح اور وزارت پنجاب کی پوزیشن کے بارہ میں قیاس آرائیاں اور گپیں شائع نہ کیا کریں گے۔

کلکتہ ۲۱ اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ بنگال میں دستی کاغذ بنانے کی دستکاری کو فروغ دینے کی سکیم پر عمل درآمد شروع ہوگیا ہے۔ سرکاری قرضوں کی مدد سے ڈھاکہ کے ضلع میں تیرہ کارخانے کام کر رہے ہیں۔ اور ابھی مزید کارخانے جاری ہوں گے۔

لکھنؤ ۲۱ اپریل۔ پولیس نے شہر اور ضلع سے قریباً ۲۷ انقلاب پسندوں کو گرفتار کیا ہے۔ جن کے متعلق بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ان کا تعلق نہ صرف یو۔ پی بلکہ باہر کی انقلاب پسند پارٹی سے بھی ہے۔ بعض مکانات کی تلاشی کر کے کچھ اسلحہ اور لٹریچر بھی برآمد کیا گیا ہے۔

لنڈن ۲۱ اپریل۔ ہٹلر کی ۵۵ ویں سالگرہ پر تقریر کرتے ہوئے گوئرنگ نے جرمن فوجیوں کے نام پیغام میں کہا۔ کہ ہم فیوہرر کو جو بہترین تحفہ پیش کر سکتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ اسوقت تک برابر لڑتے جانے کا ارادہ کر لیں جبتک کہ جرمنی کا مستقبل محفوظ نہ ہو جائے۔

انقرہ ۲۱ اپریل۔ ترکش ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ کئی جرمن جہاز کریمیا سے بھاگ کر آبنائے باسفورس آگئے ہیں۔ ان میں سے بعض پر ہنگری اور بعض پر بلغاریہ کا جھنڈا ہے۔ باسفورس میں محوری جہازوں کے اس اجتماع کو بہت اہمیت دی جا رہی ہے۔

دہلی ۲۱ اپریل۔ چودھویں ہندوستانی ڈویژن کے گشتی دستے آسام برما کے محاذ پر دشمن کو سخت نقصان پہنچا رہے ہیں۔ ان کی سرگرمیاں امپھل کے جنگلوں میں ایک ہزار مربع میل کے علاقہ میں پھیلی ہوئی ہیں۔ اور پچھلے ہفتوں میں وہ آٹھ سو جاپانیوں کو موت کے گھاٹ اُتار چکے ہیں۔ منی پور کے محاذ پر جاپانی سرگرمیاں ایک ماہ سے شروع ہیں۔ اس اثنار میں ان کے کئی ہزار سپاہی مارے گئے اور کئی ہزار زخمی ہوچکے ہیں۔ لیکن وہ کسی خاص جگہ پر قبضہ کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ امپھل اور کوہیما میں اتحادی فوجوں نے مضبوطی سے پاؤں جما رکھے ہیں۔ امپھل کے شمال مشرق میں اتحادی فوجیں کچھ اور بھی آگے بڑھ گئی ہیں۔ بشن پور کے علاقہ میں انہوں نے دوٗ حملے کئے۔ مگر دونوں ناکام رہے۔

دہلی ۲۲ اپریل۔ اتحادی فوجوں نے امپھل سے تیس میل دُور کچھ اور مقامات پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور برابر آگے بڑھ رہی ہیں۔ اس مورچہ پر چار سو جاپانیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا ہے۔ امپھل کے جنوب میں جاپانیوں کے حملہ کو روک دیا گیا ہے۔ جہاں انہوں نے ٹینک بھی استعمال کئے تھے۔

واشنگٹن ۲۲ اپریل۔ بحر الکاہل وسطی میں لڑائی کے متعلق پرل ہاربر کے تازہ اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ کئی جزیروں پر بم گرائے گئے۔ صرف مارشل کے ان جزیروں پر جو دشمن کے قبضہ میں ہیں۔ پچاس ٹن بم گرائے گئے۔

ماسکو ۲۲ اپریل۔ آدھی رات کے اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ گلیشیا کے تیل کے کارخانوں کے آس پاس لڑائی ہو رہی ہے۔ جرمنوں نے بہت نقصان اٹھانے کے باوجود بار بار حملے کئے۔ کل دن بھر زور کی لڑائی ہوتی رہی پندرہ سو افسروں اور سپاہیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ ۶۸ ٹینک تباہ کر دئے گئے۔

لنڈن ۲۲ اپریل۔ مغربی یورپ میں گزشتہ ۳۶ گھنٹوں میں اتحادی جہازوں نے پے در پے حملے کئے۔ بڑے بڑے دستے آبنار پار کر کے فرانس اور بلجیئم میں تھوڑی تھوڑی دیر بعد جاتے دیکھے گئے۔ امریکی بمباروں کو دشمن کی زبردست گولہ باری میں سے گزر کر جانا پڑا۔ جمعرات کی رات کو دشمن کے راستوں پر ۴۵۰۰ ٹن بم گرائے گئے۔

لنڈن ۲۲ اپریل۔ کل مسٹر چرچل نے ہوس آف کامنز میں ہندوستان کے مستقبل کے متعلق اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ڈومینین سٹیٹس کے وزیر اعظموں کی جو کانفرنس ہوگی۔ امید ہے ہندوستان کا نمائندہ بھی اس میں شامل ہوگا اور ہندوستان ڈومینینز میں گنا جا سکے گا۔ ہم پر بڑی ذمہ داریاں عائد ہیں اور کوئی عقلمند یہ امید نہیں رکھ سکتا کہ دنیا بھر کے معاملات کو ہم سلجھا دیں۔ جب کہ جنگ نہایت اہم دور سے گزر رہی ہے اور زندگی اور موت کا سوال درپیش ہے۔ مسٹر چرچل کی تقریر سے پہلے ایک ممبر نے کہا یہ خیال پایا جاتا ہے کہ جب تک ہندوستانیوں کو کامل آزادی نہ دی جائے گی۔ اس کے اقتصادی معاملات حل نہیں ہو سکتے۔ مگر ہم سچے دل سے وعدہ کرتے ہیں کہ جنگ کے بعد ہندوستان کو ڈومینین سٹیٹس دے دیا جائے گا۔

لاہور ۲۱ اپریل۔ آج وزیر اعظم پنجاب نے مسٹر جناح کے ساتھ دیر تک بات چیت کی اور وزارت پنجاب کا نام بدلنے کے بارے میں مختلف سیاسی پارٹیوں کا نقطۂ نگاہ ان کے سامنے پیش کیا۔ آپ نے بتایا کہ سردار بلدیو سنگھ مسلم لیگ کولیشن وزارت کے ساتھ مل کر کام کرنے